



Al-Qawārīr - Vol: 02, Issue: 03,
April - June. 2022

OPEN ACCESS

Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
journal.al-qawarir.com

سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خواتین کی تفریحی سرگرمیوں کا جواز، حدود اور عصری اطلاقات

Sīrat e Tayyabah say Khawatīn ki Tafrihi Sargarmiyon ka Djawāz, Hudūd awr 'aşrī Iṭlāqāt

Shazia Muhammad Hussain*

PhD. Scholar Institute of Islamic Studies, university of The Punjab Lahore

ABSTRACT

As happiness and excitement is an essential part of human life, Islam, also provide equal opportunities to men and women. Islam has a balance attitude towards women to adapt and get involve in healthy, refreshing and lively things which can increase their mental and physical health or give them pleasure in any way. Every muslim girl and woman can participate both indoor or outdoor games and sports which can be carrying individual or collective way of amusements. Daily or weekly program of enjoyment can be made to make women healthy, satisfied and happy. There is a variety of recreational activities in the great character of Prophet Muhammad (PBUH) and His Honourable Wives. He, not only encourage but support His Wife Ayesha Siddiqah in her merrymaking doings. He also advised Muslim husbands to show supportive behavior to their wives in activities which could make them happy. In His great examples, it finds that in sports and physical exercises, muslim women must be respectful to their Religious's laws. They must not cross their limits. They avoid such entertaining projects which does lead them too impermissible. Because idol and time-wasting things are strongly prohibited in Islamic Law.

Keywords : Prophet Muhammad (PBUH), Ayesha Siddiqah, Women

تمہید

کھیل و تفریح انسان کی قلبی راحت و طمانیت دماغی و ذہنی آسودگی کے ساتھ بدنی سکون اور چستی و تیزی کا باعث ہوتی ہے۔ خوشی و خوش طبعی انسان کا فطری و جذباتی تقاضا اور جسمانی و روحانی ضرورت ہے۔ انسانی تاریخ میں ہمیشہ سے علاقائی و ثقافتی کھیل، شعبہ بازی، تفریحی رسوم و رواج اور جسمانی و ذہنی آزمائشوں کی اہمیت مسلم رہی ہے۔ دین اسلام نے بھی انسان کی صحت و سلامتی، جسمانی نشوونما کی ضامن اور اخلاقیات کی رعایت و محافظت کرنے والی متوازن تفریح کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اسی لحاظ سے کارگاہ حیات میں انسان کو عملی سرگرمیاں انجام دینے میں معاونت کرنے والے بامقصد کھیلوں کو مستحسن سمجھا جاتا رہا ہے۔ نہ صرف مردوں بلکہ ترقی بنیادوں پر خواتین کی جسمانی و روحانی فرحت و تازگی کے لیے خوشی و انبساط اور تفریح کے مواقع مہیا کیا جانا اسلامی تاریخ کے درخشاں پہلوؤں میں سے ہے۔



دین اسلام کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے انسانی زندگی کے جملہ پہلوؤں کو مد نظر رکھ کر کلی اصول پیش کیے ہیں۔ عبادات، معاملات و معاشرت جیسے دینی و دنیوی مصالح کے ساتھ انسان کی فطری خواہشات اور جسم کے وقتی مطالبات پر قدغن نہیں لگائی بلکہ ان کو پورے اہتمام اور اشتیاق کے ساتھ بجالانے کے جامع قواعد و ضوابط متعارف کروائے ہیں۔ اسی لحاظ سے انسان کے کھیل و تفریح کے شوق و جذبے کو اس انداز سے تسکین فراہم کرنے کا انتظام کیا گیا ہے کہ نہ ہی انسانی زندگی کا مرکز اور ولع بن کر رہ جائے اور نہ اتنی خشک و بے رنگ زندگی کہ راحت و خوشی اور فرحت و مسرت کا شائبہ تک نظر سے اوجھل ہو جائے۔ نعيم صدیقی لکھتے ہیں کہ جائز حد میں تفریح کا انتخاب متوازن زندگی کی ضمانت ہے۔ مناسب تفریح کے بغیر زندگی بوجھ ہے اور جس نظام زندگی میں تفریح کی گنجائش نہ ملے وہ کسی معاشرہ میں قابل عمل نہیں رہتا۔ اتقشف و رہبانیت اور گوشہ نشینی کی زندگی کبھی بھی اسلام کا منشاء نہیں رہی۔ نبی موقع محل کی مناسبت سے خوش طبعی کو پسند فرماتے تھے۔ لہذا صحابہ کو نصیحت فرمائی: «فَإِنَّ جِسَدَكَ عَلَيْكَ حَقًّا»² بے شک تمہارے جسم کا تم پر حق ہے۔ یہ ایک جامع نصیحت ہے۔ جس میں انسان کو اپنی ہر طرح کی جائز طبعی و جسمانی اور فطری خواہشات کو پورا کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ اور یہ حق مرد و عورت کو یکساں بنیادوں پر دیا گیا ہے۔ سیرت نبوی سے عورتوں کے تفریحی حقوق کی متنوع مثالیں سامنے آتی ہیں۔

کھلاڑیوں کو دیکھ کر تفریح حاصل کرنا

اسوہء مبارکہ سے متعدد مواقع پر عورتوں کی حس لطیف کی افزائش کا بھی اہتمام کیا جانا ثابت ہے۔ خود نبی اکرمؐ نے خواتین کی فطری نازکی کا لحاظ رکھتے ہوئے نہ صرف مناسب و موزوں تفریح کا انتظام کیا بلکہ اس کے لیے سازگار ماحول بھی فراہم کیا گیا۔ عید کے موقع پر آپؐ کا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کو کھیل دکھانا مسلمان خواتین کے لیے اس بات کا جواز مہیا کرتا ہے کہ وہ شرعی تقاضوں کو مد نظر رکھ کر ایسے کھیل دیکھ سکتی ہیں جن سے ان کے گناہ میں پڑنے کا اندیشہ نہ ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: «كَانَ الْحَبَشُ يُلْعَبُونَ بِحَزَائِمِهِمْ، فَسَتَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ،...»³ حبشی بڑھیوں سے کھیل رہے تھے تو رسول اللہ نے مجھے اوٹ میں لے لیا اور میں نے کھیل دیکھا۔

جَاءَ حَبَشٌ يَلْعَبُونَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعْتُ رَأْسِي عَلَى مَنْكِبِهِ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ، حَتَّى كُنْتُ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ عَنِ النَّظْرِ إِلَيْهِمْ»⁴

عید کے دن حبشیوں نے مسجد میں جنگی کرتب (بڑھیوں کے ساتھ رقص و کھیل) کا مظاہرہ کیا پس نبی اکرمؐ نے مجھے پکارا، تو میں نے آپؐ کے شانہ مبارک پر سر رکھ کر کھیل دیکھا حتیٰ کہ میں نے خود ہی ان کے کھیل سے نظریں ہٹالیں۔

یعنی نبی اکرمؐ نے خود بلا کر ام المومنین سے پوچھا کہ آیا وہ کھیل دیکھنا چاہتی ہیں۔ ان کے اثبات پر انہیں اپنی ذات سے پردے کے لیے اپنی آڑ مہیا کی اور جب تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا جب نہیں بھر گیا انہیں دیکھنے سے منع نہیں کیا بلکہ کرتب دکھانے والوں کو مزید کھیل پیش کرنے پر ابھارتے⁵ اور جوش دلاتے رہے۔ تاکہ لوگ جان لیں دین اسلام میں نرمی و وکشائش پر مبنی ہے۔

شادی کے انجام پانے کے وقت نبی اکرمؐ نے خواتین کو خوشی منانے اور نکاح کا اعلان¹³ کرنے کی ترغیب دی۔ صحابیہ کے نکاح میں گانے والیوں کے الفاظ بدر¹⁴ کے دن شہید ہونے والے ان کے آباء کے بارے میں تھے۔ ایک شادی کے موقع پر رسول اللہ نے خود خوشی کے گیت گانے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا کہ تم نے دف بجانے کا انتظام کیوں نہیں کیا جس میں یہ کہا جاتا: «أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ»¹⁵ ہم تمہارے پاس آئے ہم تمہارے پاس آئے پس سلامتی ہو ہم پر اور سلامتی ہو تم پر۔

محسن انسانیت ﷺ کے مصنف لکھتے ہیں:

فریحی مشاغل میں گناہ اور تعیش کا امکان کھلا رہتا ہے۔ آپ نے اس کا خاتمہ کیا ہے۔ عرب محافل میں آلات موسیقی کا رواج عام تھا۔ مگر آپ نے صرف دف کا ذکر کیا۔ گانے کے مضمون میں معیوب الفاظ و کلمات نہیں۔ کسی گویے یا مغنیہ کی آواز نہیں نہ ہی گانے والا طائفہ ہے۔ چھوٹی بچیاں لوگوں کو محفوظ کرنے والی تھیں۔ یہ استثنائی صورتیں ہیں۔ انتہا پسند لوگ ان سے مطلب کے نظریات اخذ کر لیتے ہیں۔¹⁶

السماع إذا لم یکن بالآلات المطربة المحرمة¹⁷ ایسا گانا سننا جائز ہے جس میں ممنوعہ شیطانی آلات موسیقی نہ ہوں۔ کتاب الفقه علی مذاہب الاربعہ "میں مذکور ہے کہ ایسا ساز اور دف بجانا جس میں خلاف آداب بات نہ ہو اس کی بلا کر اہت اجازت ہے۔ اگر اس میں کسی فحاشی و بے ہودگی کی ملاوٹ نہ کی جائے (جس طرح آج کل خواتین آرائش کر کے ستر و حجاب کی پروا کیے بغیر اجنبیوں کے سامنے خوشی مناتی ہیں) اگر ایسی باتوں پر مشتمل ہو تو حرام ہے۔¹⁸ ابن حجر کہتے ہیں کہ شادی کے موقع پر دف بجانے سے موسیقی کے تمام آلات کی مطلق اباحت ثابت نہیں ہوتی۔۔۔ یہ حدیث خوشی کے مواقع پر گھر والوں پر شرعی وسعت کی دلیل ہے۔۔۔ عیدین کے موقع پر خوشی کا مظاہرہ کرنا شعائر دین میں سے ہے۔۔۔ ان (نصوص) میں عورتوں کے ساتھ نرمی و مودت کا جواز ثابت ہوتا ہے۔¹⁹

ادبی محافل سجانا

تفریحی مواقع میں سے ایک باہم گپ شپ و قصہ خوانی کی محافل سجانا بھی ہے۔ ایک موقع پر حضرت عائشہ نے گیارہ سہیلیوں کی داستان سنائی تو آپ نے ان سب میں سے مثالی شوہر کا نام لے کر فرمایا: «كُنْتُ لَكَ كَأَبِي زَنْعٍ لِأَمِّ زَنْعٍ»²⁰ میں تمہارے لیے ایسا (شوہر) ہوں جیسا کہ ابو زرع (اپنی بیوی) ام زرع کے لیے۔ دل کو خوش کرنے والی باتوں میں سے ایک شعری و ادبی حس کی تسکین بھی ہے۔ شعر گوئی کی خواہشمند خواتین اپنی ہجویوں کو اپنے کلام سے محفوظ کر سکتی ہیں۔ عرب شاعری میں اپنی مثال آپ تھے۔ خود نبی اکرمؐ شاعر صحابہ سے فرمائش کر کے شعر سنا کرتے تھے۔ ایسے ہی ایک موقع پر نبی اکرمؐ کا ارشاد مبارک ہے: «أَصْدَقُ كَلِمَةٍ فَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةٌ لَبِيدٌ إِلَّا كَلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ...»²¹ شاعروں میں سب سے سچی بات لبید کا کلام ہے کہ جان لو! اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ ہر چیز باطل ہے۔

واضح ہوا کہ جھوٹ اور شیطانی خیالات پر مشتمل شاعری یا عشق مجازی کی داستانوں سے قطع نظر ابدی حقائق اور آفاقی صداقتیں انسان کے دل کو زیادہ مسحور کرتی ہیں۔

میاں بیوی کا باہمی تفریح و دل لگی کرنا

شادی شدہ عورت کے لیے ذہنی و جسمانی خوشی کی ضرورت اس لحاظ سے اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ وہ شوہر کے گھر کی نگران ہے۔ اس کی ذمہ داریوں میں تنوع ہے اور اس کو بیرون خانہ سرگرمیوں میں شمولیت کے مواقع محدود طور پر میسر ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں لازم ہے کہ گھر میں اس کے لیے دل بستگی کا انتظام کیا جائے۔ ہنسی مذاق اور ہلکے پھلکے کھیل سے بیوی کا دل بہلانا شوہر کی شرعی و اخلاقی ذمہ داری ہے۔ شوہر کا بیوی کے ساتھ کھیلنا حق²²۔ سیرت نبوی میں بیوی کے ساتھ حسن سلوک کی کثیر روایات ملتی ہیں۔ یہاں تک کہ جنگی اسفار میں جبکہ مسلمان دشمن سے مبارزت کے لیے نکلتے تھے تو ایسے کھن اور پریشان کن حالات میں بھی آپؐ ازواجِ مطہرات کے لیے تفریح و طبع اور دل بستگی کے مواقع مہیا کرنا نہیں بھولتے تھے۔ ایسے ہی ایک سفر میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپؐ کی دوڑ بیوی کے ساتھ ملاطفت کی لازوال مثالوں میں سے ایک ہے:

عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَتْ: فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رَجُلِي، فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي فَقَالَ: «هَذِهِ بِتِلْكَ السَّبَقَةَ»²³

سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرمؐ کے ساتھ سفر میں دو مرتبہ دوڑ کی۔ پہلی مرتبہ سیدہ عائشہ آگے نکل گئیں دوسری مرتبہ جبکہ وہ پہلے سے فریبہ ہو چکی تھیں تو دوبارہ آپؐ نے ان کے ساتھ دوڑ میں مسابقت کی اور آپؐ آگے نکل گئے تو فرمایا یہ پہلے والی دوڑ کا بدلہ ہے۔ اس بات کو لے کر بعض لوگوں کو عذر کا موقع ملا۔

مگر مسند احمد کی صحیح روایت سے یہ عذر رفع ہو جاتا ہے۔ فقال للناس: "تقدموا" فتقدموا، ثم قال لي: "تعالني حتى أسابقك"²⁴ کہ نبی پاکؐ نے لوگوں سے فرمایا تم جلدی چلو۔ توجہ وہ آگے نکل تو پھر سیدہ عائشہ سے فرمایا آؤ مقابلہ کریں۔ لہذا ثابت ہوا کہ یہ زوجین کے درمیان کا معاملہ تھا جس کو کسی غیر محرم نے نہیں دیکھا۔ بیوی کے ساتھ حسن معاشرت کی تلقین میں فرمانِ نبویؐ ہے: «وَإِنَّ لِرِوَجِكِ عَلَيْكَ حَقًّا»²⁵ بے شک! تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے۔

عصری اطلاعات

اکثر و بیشتر منعقد کیے جانے والے کھیل اور تفریحی سرگرمیوں کا اولین و بنیادی مقصد کسی بھی صنف کے باہمی مقابلہ و مسابقت کے شوق و جذبہ کی تسکین ہونا چاہیے۔ ایسا کھیل منتخب اور ترتیب دیا جائے جو عورت کو اس کی ذاتی و انفرادی حیثیت میں سستی و کاہلی کی جگہ چستی و تندہی مہیا کرنے کے ساتھ صحت و تندرستی میں اضافے کا باعث بنے۔ وہ تفریح سے مستفید ہونے کے بعد پہلے سے زیادہ مستعدی اور ذہنی و جسمانی آمادگی سے بڑھ کر گہری

دلچسپی کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآہونے میں خوشی محسوس کریں۔

فرصت کا نعم البدل

تفریحی مشاغل کا صحیح وقت کسی شخص کو میسر فرصت کے اوقات پر منحصر ہے۔ ضروریات زندگی میں سے بچنے والے وقت میں متوازن تفریح سے انسان کی قوت مدافعت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسے اعصابی تناؤ اور ذہنی تفکرات سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ دماغی و جسمانی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی ہے۔ انفرادی کردار میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ اس کے اخلاق کی تعمیر و ترقی ہوتی ہے۔ نفسیاتی تسکین مہیا ہوتی ہے۔ فرصت اور صحت و سلامتی باہمی مضبوط تعلق ہے۔ فرمان نبویؐ کے مطابق: «نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاحُ»²⁶ صحت اور فرصت دو ایسی نعمتیں ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ دھوکے میں رہتے ہیں۔ یہ حدیث عصر حاضر میں افراط و تفریط کی عمدہ مثال ہے۔ یا تو فرصت کا درست استعمال نہ ہونے کی وجہ سے صحت گنوا دی جاتی ہے یا تندرستی نہ ہونے کی وجہ سے فرصت سے مستفید ہونے کا موقع نہیں ملتا۔

خواتین کی تفریح کی صورتیں

ہر سکول اور تعلیمی ادارے میں لڑکیوں اور خواتین کی ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے مختلف قسم کی ہم نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں کو نمایاں اہمیت دی جاتی ہے۔ جن میں کھیل کود کے علاوہ تفریح کے لاتعداد مواقع شامل ہیں۔ جن میں ہفتہ وار، ماہانہ، سہ ماہی، سہ ماہی اور سالانہ تقریبات وغیرہ شامل ہیں۔ ان مواقع پر مذہبی اور قومی و ملی تہواروں، امور خانہ داری کے مقابلوں، صوبائی و ثقافتی نمائشوں، کتاب میلوں، مشاعروں اور ادبی مقابلوں، مذاکروں، اہم شخصیات کے پیدائش و اموات کے دنوں سمیت ان گنت انفرادی و اجتماعی دلچسپی کے مشاغل کا اہتمام و انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ گرل گائیڈ، نرسنگ، دستکاری اور گھریلو صنعت کے تربیتی ایام بھی منائے جاتے ہیں۔ تفریح و کھیل کا انتخاب ہمیشہ شرعی حدود، ثقافتی و تمدنی وقار، خواتین کی تعلیم و تربیت، معاشی استحکام، سماجی ضروریات، جسمانی و طبعی نشوونما، روحانی سکون اور ذہنی فرحت کو مد نظر رکھ کر کیا جانا ضروری ہے۔ تفریح انفرادی یا اجتماعی صورت میں، اندرون خانہ کسی دعوت و اجتماع کی شکل میں بھی ہو سکتی ہے۔ یا پھر بیرون خانہ کسی صحت بخش سرگرمی کی صورت میں بھی۔ خواتین کی تفریح و کھیل کے اہم پہلو کچھ اس طرح سے ہو سکتے ہیں:

کسی اہم موقع پر حاصل ہونے والی خوشی و مسرت کا اظہار مثلاً عیدین، شادی بیاہ یا معاشرتی رسوم و رواج، بچے پیدا ہونے کی خوشی یا بچے کے پاس ہونے کی خوشی وغیرہ ☆ روزمرہ معمولات اور ذمہ داریوں سے بچنے والے وقت کا درست استعمال۔ یہ دن میں چند گھنٹیوں پر مشتمل ہو سکتا ہے۔ ☆ شب و روز کی بے ہنگم مصروفیات اور سخت معمولات زندگی سے ہونے والی تھکن اور اکتاہٹ سے نجات کے لیے کوئی فرحت بخش منصوبہ ترتیب دینا۔ یہ تفریح ہفتہ وار، ماہانہ بھی ہو سکتی ہے۔ ☆ سالانہ اجتماعات و تقریبات بھی خواتین کی یادداشت پر اچھے اثرات مرتب کرتی ہیں۔

ان سب مواقع میں عورت کی جسمانی ساخت، اس کی فطری نازکی اور تخلیقی عمل سے گزرنا اس بات کا متقاضی ہے کہ عورتوں کے لیے ہلکی پھلکی تفریح

کو ترتیب دیا جائے۔ بھاری مشقوں اور مشکل مہارات سے گزارنے والے کھیل اسے مشقت میں ڈال سکتے ہیں۔

قومی و بین الاقوامی مقابلہ جات میں خواتین کی شرکت

خواتین کی کھیلوں میں شرکت کو لے کر ایک نعرہ کافی حد تک رواج پاچکا ہے Sports For All۔ مسلم دنیا میں اس نظریے میں کوئی ابہام نہیں پایا جاتا ہے کہ جسمانی راحت و قلبی مسرت پر مشتمل بامقصد اور متوازن تفریحی سرگرمیوں پر ہر مرد و خواتین کا یکساں حق ہے۔ جہاں تک Women's

Sports Foundation کے ہدف all girls. all women. all sports کا تعلق ہے اور ان کا یہ کہنا کہ:

“We’re building a future where every girl and woman can play, be active, and realize her full potential. We’re building a movement of movement. Through research. Advocacy. Community impact. And partnerships. It’s time to transform the game so that every girl woman can realize her power.”²⁷

انسانی مزاج اور خواہشات میں تنوع ہے۔ اس لحاظ سے یہ سوچ ہی کم فہمی پر مبنی ہے کہ ہر لڑکی اور ہر عورت کے لیے تفریح کا حصول کھیل کے میدان میں ہی ممکن ہے۔ حالیہ (آن لائن) جائزے کے مطابق دلچسپ حقائق سامنے آئے ہیں کہ اکثر لڑکیاں اور خواتین کھیل کے بجائے دوسرے ذرائع تفریح کو ترجیح دیتی ہیں۔ جب ان سے سوال کیا گیا کہ آپ کے نزدیک تفریح کا بہترین ذریعہ کیا ہے؟ تو 55.5% خواتین کا جواب تھا کہ وہ گھر کے اندر رہ کر کھیل کھیلنا پسند کرتی ہیں۔ 27.1% نے گھر کے باہر کھیلوں میں دلچسپی ظاہر کی جبکہ متعدد خواتین نے تفریح کے لیے مختلف خواہشات کا اظہار کیا جن میں سلائی، Painting، کتاب بینی، سیر و سیاحت وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کے نزدیک تفریح کا بہترین مرکز کیا ہے؟ کے جواب میں 75.9% نے گھر کے اندر رہ کر بچوں اور محرم مردوں کے ساتھ مل کر کھیل کو منتخب کیا۔ 16.7% نے پارک یا کھیل کے میدان میں جا کر تفریحی سرگرمی کا حصہ بننے کا اظہار کیا۔ ایک اور سوال، آپ کو موقع ملے تو کیا بننا پسند کریں گی؟ کے جواب میں دی گئی سرگرمیوں میں سے، ذہنی آزمائش میں حصہ لینے کو 41.9% لڑکیوں اور خواتین نے چنا۔ 31.5% نے اندرون خانہ روایتی کھیل (لڈو، ککلی، رسہ کودنا وغیرہ) کا انتخاب کیا۔ 17.8% نے قومی و بین الاقوامی کھیلوں میں شرکت کی خواہش ظاہر کی 7.6% نے اداکاری اور سوشل میڈیا پر سرگرمی کا حصہ بننا پسند کیا جبکہ چند لڑکیوں نے گانا گانے میں دلچسپی کا اظہار کیا۔

اگرچہ پاکستانی خواتین متعدد کھیلوں مثلاً ہاکی، کرکٹ، تیراکی، سائیکلنگ، رسہ کشی و رسہ کودنا، ٹینس، سکواش، مارشل آرٹ، شطرنج اور ایٹھلیٹ وغیرہ میں کامیابی کے جوہر دکھا چکی ہیں۔ تاہم خواتین کی تفریحی سرگرمیوں کو کھیل کے میدانوں اور مقابلہ جات کی حد میں محصور کر دینا ایک مخصوص طبقے کی ذاتی خواہش تو ہو سکتی ہے۔ ہر لڑکی اور خاتون کا خواب ہر گز نہیں ہو سکتا جیسا کہ "وویمین سپورٹس فاؤنڈیشن" کا منشور ہے۔

جیسا کہ پیشہ ورانہ کھیلوں میں عورت کی شمولیت کا تعلق ہے تو اس میں بحیثیت عورت امتیازی سلوک سے بچانے کے لیے قانون سازی کروانے میں متعدد افراد و تنظیمیں سرگرم عمل ہیں۔ ایسی ہی ایک تنظیم کی رپورٹ بعنوان Discrimination against women and girls in sport

کے مطابق یورپی خواتین کو ابتدائی اور پیشہ ورانہ کھیلوں میں اکثر امتیازی سلوک کا سامنا ہے جن میں: نسل پرستی، جنسی تشدد، ہتک عزت، اعلیٰ سطحی کھیلوں تک نارسائی، مرد کھلاڑیوں کی نسبت تنخواہوں میں کمی، انعامی رقوم اور مراعات میں مردوں سے پیچھے رکھنے اور تاخیر سے ادائیگیوں کا معاملہ، امدادی رقوم کی دستیابی میں مشکلات، مقابلہ جاتی مشقوں میں عدم تعاون، نشر و اشاعت اور حوصلہ افزائی میں کمی²⁸ جیسے کثیر مسائل کا سامنا ہے۔ یقیناً یہ ایک تشویشناک صورت حال ہے جو صنفِ نازک کو خوشی و مسرت کے بجائے مزید احساسِ کمتری اور جسمانی و نفسیاتی اذیت میں مبتلا کرنے کے مترادف ہے۔

دینی و دنیاوی مصالح کا تحفظ

اسلام میں مقاصدِ شریعہ کے تحت انسان کو ضروری، حاجی اور تحسینی اہداف کے پیش نظر زندگی کو خوب سے خوب تر بنانے کے اصول دیے گئے ہیں۔ بلاشبہ تفریح انسان کی زندگی کو سنوارنے میں اہمیت کی حامل ہے۔ "زندگی برائے کھیل" Life is for enjoyment کا نعرہ دین اسلام کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔ اسلامی شریعت میں تفریح کو مطلوب تو مانا گیا ہے مگر مقصود نہیں۔ تفریح یا کھیل کا جو بھی جائز طریقہ اختیار کیا جائے اس میں مقصدیت کو اساس بنایا جانا اہم ہے۔ کسی بھی قسم کے دینی، ثقافتی، وقتی، مالی، جانی ضرر سے ہمکنار کرنے والی تفریح سے کنارہ کشی میں انسانی بھلائی ہے۔ کوئی بھی کھیل انسان کے لیے نفع بخش نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس میں دنیا یا آخرت کے لحاظ سے کسی خیر و بھلائی کا حصول مد نظر نہ رکھا جائے۔ ابنِ عابدین کے مطابق: انہ ان قصد به التمرن والتقوي على الشجاعة لا بأس به²⁹ اگر کھیل کا مقصد مشق و مہارت اور قوت و شجاعت حاصل کرنا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ سیر و سیاحت اور دوڑ و ورزش میں انسانی صحت کی افزائش و نشوونما کا پہلو اہم ہے۔ اس کے ساتھ ہی لڑکپن کے کھیل بچپن کو امور خانہ داری سے آگاہی و دلچسپی مہیا کرتے ہیں۔ بعض بچیاں فرصت کے اوقات میں سلٹائی کڑھائی اور گھریلو صنعتی کاموں میں مشغولیت کو ترجیح دیتی ہیں۔ کمپیوٹر ٹیکنالوجی اور جدید آلات علم میں مہارت حاصل کرنے کے شوق میں گھروالوں کی معاونت و معاشرتی ترقی کے لیے مفید ہو سکتی ہے۔ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے:

« وَكُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ، إِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ، وَتَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ، وَمَلَاعِبَتَهُ امْرَأَتَهُ، فَإِنَّهُ مِنَ الْحَقِّ »³⁰

مسلمان کی مشاغل میں سے تین چیزیں تیر اندازی، گھوڑے کی تربیت اور بیوی سے کھیلنا حق ہے۔

یعنی بامقصد کھیل شریعت میں مستحسن ہیں جن میں تفریح کا پہلو بھی نکلتا ہے اور نتائج کے اعتبار سے بھی مفید ہوتے ہیں۔ ماضی میں بھی عورتیں محلے کے کسی گھر کے بڑے صحن میں مل کر سوت کا تے کا کام کرتی تھیں۔ یا سلٹائی کڑھائی، رنگائی اور بُنائی کے کاموں میں ایک دوسرے کو مدد دیتی اور لیتی تھیں۔ امورِ خانہ دانہ کے ان اجتماعی کاموں میں وہ خواتین تفریحاً حصہ لیتی تھیں۔ خاندان اور علاقے کی بزرگ اور عمر رسیدہ خواتین ان کو اپنے تجربے سے آگاہ کرنے کے لیے موجود رہتی تھیں اور کم سن بچیاں چھوٹے موٹے کاموں میں ہاتھ بٹانے میں خوشی محسوس کرتی اور اپنی ہم عمر بچیوں سے مسابقت

کرنے میں فخر و انبساط کا اظہار کرتی تھیں۔ ان سب کاموں میں ہاتھ چلانے کے ساتھ یہ خواتین گپ شپ اور ہنسی مذاق سے ایک دوسرے کا دل لہانے میں بھی کردار ادا کرتی تھیں۔ اس کے علاوہ بچیوں کے کچھ کھیل جیسے آپوشاپو، کلکی، رسہ کودنا، چھپن چھپائی وغیرہ جسمانی ورزش کا کام بھی دیتے تھے۔ بعض کھیل ایسے بھی ہو سکتے ہیں جو بظاہر تو ضرر رساں اور غیر مفید نہیں ہوتے مگر مستقبل میں ان کے نتائج و اثرات انہیں ضرر رساں بنا سکتے ہیں۔ بہر صورت کھیل یا تفریح کی ظاہری کیفیت اور وقت گزاری مقصود نہ ہو بلکہ اس سے حاصل ہونے والے دور رس نتائج اگر ہدف نگاہ رہیں گے تو یہ وقتی جذبہ بھی حاصل زندگی بن جائے گا۔

كل ما يعين على الحق من العلم والعمل إذا كان من الأمور المباحة، كالمسابقة بالرجل والخيال والإبل، والتمشية للتنزه على قصد تقوية البدن، وتطوية الدماغ³¹

ہر وہ کھیل جو علم اور عمل میں معاونت مہیا کرے، مثلاً آدمی، گھوڑے اور اونٹ کی دوڑ، اور جسمانی قوت یا دماغی تازگی حاصل کرنے کے لیے چہل قدمی وغیرہ بذات خود جائز و مباح ہے۔

مولانا مودودی کے مطابق: جملہ شعبہ زندگی میں اسلامی تہذیب کے مقاصد دوسری تہذیبوں سے ممتاز ہیں۔ نفس کی بہت سی خواہشات و میلانات جن کو اختیار کرنا دوسری تہذیبوں میں جائز و لازمی تصور کیا جاتا ہے۔ اسلام میں وہ ناجائز، مکروہ یا اکثر اوقات حرام قرار دیے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کے مقصد زندگی سے مطابقت نہیں رکھتے تھے۔ قانون اسلام میں ذوق لطیف کی نشوونما و لطف اندوزی کی اس حد تک اجازت ہے جب تک کہ وہ اللہ کی رضا اور انسانی منصب میں معاون ہو۔ جب معاملہ اس کے برعکس ہو تو اسلام کراہت، عدم جواز و حرمت کے قرینے لاگو کر دیتا ہے۔³²

اعتماد و توازن

عیش و نشاط کا جذبہ زندگی کا جز تو ہو سکتا ہے مگر کل نہیں۔ دین اسلام کی نمایاں خاصیت اور سیرت نبوی کے اولین اصولوں میں سے زندگی کے ہر گوشے میں اعتماد و توازن اور میانہ روی اختیار کرنا ہے۔ دنیا میں مسلمہ اصول ہے کہ کسی بھی مفید شے کی زیادتی اور بے جا استعمال اس کو باعث نقصان بنا دیتا ہے۔ اتنا کھیل کہ وقت کا توازن بگڑ جائے۔ کبھی بھی قابل تحسین نہیں ہو سکتا۔ خوشی اور غم کے مواقع زندگی میں آتے جاتے رہتے ہیں۔ دین اسلام نے ہر دو صورت میں اپنے پیروکاروں کے لیے اصول و قواعد کا جامع نظام مرتب کر دیا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بڑا دکھ یا صدمہ پا کر انسان غم میں کھو کر رہ جائے یا انتہائی راحت و فرحت ملنے پر اپنا مقام بھول کر آپے سے باہر ہو بیٹھے۔ امام بخاری نے صحیح بخاری کتاب الاستیذان میں باب کا عنوان رکھا ہے کہ "کل لھو باطل إذا شغلہ عن طاعة الله" یعنی اطاعت الہی سے غافل کرنے والی ہر مشغولیت باطل ہے۔

إذا شغلہ أي شغل اللہ بہ عن طاعة الله أي كمن النهي بشيء من الأشياء مطلقا سواء كان مأذونا في فعله أو منهيًا عنه كمن اشتغل بصلوة نافلة أو بتلاوة أو ذكر أو تفكير في معاني القرآن مثلا حتى خرج وقت الصلاة

المفروضة عمدا فإنه يدخل تحت هذا الضابط وإذا كان هذا في الأشياء المرغب فيها المطلوب فعلها فكيف حال ما
دونها³³

جب کوئی مصروفیت انسان کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے غافل کر دے یعنی کوئی شخص کسی جائز یا ناجائز فعل میں ایسا مشغول ہو کر کھو جائے کہ
اسے اس کام کے علاوہ کسی چیز کا ہوش نہ رہے۔ جیسا کہ کوئی شخص نفل نماز، یا تلاوت قرآن، یا اذکار، یا قرآن کے ترجمے میں غور و فکر میں
مشغول ہو جائے یہاں تک کہ جانتے ہوئے فرض نماز کا وقت نکل جائے۔ تو وہ بھی اسی اصول میں شامل ہے۔ جب مذکورہ ترغیب دلائی
جانے مطلوب نفعی عبادات کے معاملے میں ایسا ہے تو پھر ان کے علاوہ مشغولیات کا کیا ذکر!

معارف القرآن میں ہے: ایسا کھیل جس سے دینی و دنیوی لحاظ سے کوئی مفید پہلو نہ نکلتا ہو وہ مذموم و ممنوع ہے۔ اس کے علاوہ غلو سے اجتناب برتنے
ہوئے جو کھیل ورزش اور جسمانی صحت کی حفاظت کے لیے یا تھکاوٹ دور کرنے کے لیے کھیلیں جائیں اور ان کو مشغلہ نہ بنالیا جائے کہ ذمہ داریوں میں
خلل انداز ہونے لگیں تو ایسے کھیل شرعی طور پر مباح سمجھے جاتے ہیں۔ اور اگر یہ دینی کاموں میں معاونت کے لیے اختیار کیے جائیں تو باعث ثواب
ہیں۔³⁴ موثر منصوبہ بندی سے وقت کی متوازن تقسیم کے ذریعے جسمانی راحت کے ایسے مواقع تشکیل دیے جاسکتے ہیں۔ جو افراط و تفریط سے مبرا
ہوں۔

حاصل کلام

مروجہ تفریحی مقاصد میں کھیل کو ایک پیشے کے طور پر لیا جاتا ہے۔ جہاں عوام الناس کو تفریح مہیا کرنے کے ہدف میں کھلاڑی (عورت) کی حیثیت
ایک آلہ کار سے زیادہ کی نہیں رہ جاتی۔ خواتین کے عصری کھیلوں اور مروجہ بین الاقوامی مقابلوں میں عورت کی ذاتی تفریح و آسودگی اور ذہنی بالیدگی
میں اضافے کے بجائے اس کی جسمانی نمائش، شہرت کی خواہش اور مادیت پرستی جیسے عناصر زیادہ کار فرما دکھائی دیتے ہیں۔ آزادیء نسواں کے نام نہاد
علمبرداروں نے sports for all کا نعرہ بلند کیا۔ جس کے تحت مساوات مرد و زن کی دوڑ میں دینی و ثقافتی حدود و پامالی کی حد تک نظر انداز کی جانے لگی
ہیں۔ اس سے عورت کی انفرادی حیثیت مجروح ہو رہی ہے۔ حالانکہ عورت کی تفریحی سرگرمیوں میں اس کے ذاتی فطری حقوق کی رعایت از حد لازمی
و ضروری ہے۔ دوسری طرف عصر حاضر میں افراط و تفریط کا عنصر نمایاں ہے۔ زیادہ تر نوجوان لڑکیاں اور خواتین موبائل اور لیپ ٹاپ میں مشغولیت
کو ترجیح دیتی ہیں۔ ورزش، دوڑ اور متعدد جسمانی سرگرمیوں کے ساتھ ہی بیرون خانہ تفریح کا رواج کم ہوتا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے انسانی صحت
کو خطرات لاحق ہو چکے ہیں۔ بچیوں اور خواتین کے مزاج میں منفی تبدیلیاں سامنے آرہی ہیں۔ جن میں طرح طرح کی جسمانی و نفسیاتی بیماریوں کے
ساتھ ساتھ اخلاقیات میں بھی زوال پیدا ہو رہا ہے۔ بلاشبہ تفریح کا اولین مقصد خواتین میں جذباتی خوشی و نشاط پیدا کرنا ہونا چاہیے تاہم معاشرے میں
ایسے کھیل کو ترجیح دیا جانا ضروری ہے جس میں خواتین کو فوری، سستی اور صحت افزاء تفریح مہیا ہو سکے۔ ایسی با مقصد تفریح جس کا دورانیہ مختصر مگر
نوائید کثیر ہوں۔ جو دینی و دنیاوی فرائض سے غافل نہ کرے۔ جو اخلاقی قدروں کی محافظت کرنے والی ہو۔ جس میں صحت و سلامتی کے اصول کو بنیادی

اہمیت دی جائے۔ اور جس کے نتائج و اثرات میں کسی بھی قسم کا ذاتی و معاشرتی حرج نہ ہو۔ ایک اہم نکتے کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ مردوں کے مردوجہ کھیلوں میں ہی عورت کو مشغول کرنے کے بجائے اس کے طبی مصالح کا ادراک کرتے ہوئے ایسے کھیلوں کا ایجاد و ترتیب دیا جانا انتہائی ضروری ہے جو اس کی فطری نازکی کو بھی برقرار رکھیں اور اس کے نسوانی وقار کو بھی مجروح نہ کریں، شرعی حدود اور ثقافتی و معاشرتی قدروں کی پامالی بھی نہ ہو۔ دراصل یہی مساوات اور انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے کہ ہر دو صنف کی کامل انفرادیت کو قائم رکھتے ہوئے اس کے لیے تفریحی مشاغل کا انعقاد کیا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

- 1 نایم صدیقی، محسن انسانیت ﷺ، (الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور، نومبر 1999ء)، ص: 119
N'īm šiddīqi, *Muhsin e Insaniyat*, (alfaysal nashran w tadjran kutub, Lahore, Nov.1999), p:119
- 2 البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، (دارطوق النجاة، م. ن. 1422ھ)، الرقم: 5199
Albukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, *Ṣaḥīḥ albukhārī*, (dār tawq al-nnadjat, NP. 1422ad.), No:5199
- 3 صحیح البخاری، الرقم: 5190
Ṣaḥīḥ albukhārī, No:5190
- 4 مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، (داراحیاء التراث العربی، بیروت، ل. ت)، الرقم: 892
Muslim bin alḥadjdjāj alqashīrī, *Ṣaḥīḥ Muslim*, (dār aḥyā al-tturāth ul-'arabī, berūt, ND.), No:892
- 5 ایضاً
Ayḍan
- 6 صحیح مسلم، الرقم: 81
Ṣaḥīḥ Muslim, No:81
- 7 صحیح البخاری، الرقم: 6130
Ṣaḥīḥ albukhārī, No:6130
- 8 محمد انور شاہ، فیض الباری علی صحیح البخاری، (دارالکتب العلمیة، بیروت۔ لبنان، 1426ھ)، ج: 6، ص: 158
Muḥammad anwar shāh, *Fayḍ ul-bārī 'alā Ṣaḥīḥ albukhārī*, (dār ul-kutub ul-'ilmīyah, berūt, labnān, 1426ad), vol:6, p:158
- 9 ابوداؤد سلمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، (المکتبۃ المصریة، صیدا۔ بیروت، ل. ت)، الرقم: 4932
Abu dāūd, salmān bin ash'ath, *sunan abī dāūd*, (almaktabatul miṣriyah, ṣayda-berūt, ND.), No:4932
- 10 سنن ابی داؤد، الرقم: 4931
Sunan abī dāūd, No:4931
- 11 صحیح البخاری، الرقم: 949

Ṣaḥīḥ albuḥḥārī, No:949

12 صحیح مسلم ، الرقم: 892

Ṣaḥīḥ Muslim, No:892

13 ابن ماجه ، محمد بن يزيد القزويني ، سنن ابن ماجه ، (دار احياء الكتب العربية ، م ن ، ل ت) ، الرقم: 1895

Ibn e Mādjah, Muḥammad bin yazīd alqazwīnī, *Sunan ibn e Mādjah*, (dār aḥyā al-kutub ul-‘arabiyah, NP, ND), No:1895

14 صحیح البخاری ، الرقم: 5147

Ṣaḥīḥ albuḥḥārī, No:5147

15 سنن ابن ماجه ، الرقم: 1900

Sunan ibn e mādjah, No:1900

16 محسن انسانيت على النبي ﷺ ، ص: 120

Muhsin e Insaāniyat, p:120

17 الملا القاري ، علي بن محمد ، مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح ، (دار الفكر ، بيروت ، لبنان ، 1422هـ) ، ج: 6 ، ص: 2503

Almullā Alqārī, Alī bin Muḥammad, *mirqāt ul mafātīḥ sharah mishkāt ul maṣābīḥ*, (dār ulfīkar, berut-labnan, 1422ad), vol:6, p:2503

18 عبدالرحمن الجزيري ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعه ، (دار احياء التراث العربي بيروت - لبنان ، ل ت) ، ج: 4 ، ص: 9

Abd ur-Raḥmān aldjazīrī, *kitāb ulfiqh ‘alā-almadhahibul arba ‘ah*, (dār aḥyā at-turāth-ul-‘arabī, berūt, labnān, ND), vol:4, p:9

19 العسقلاني ، احمد بن علي بن حجر ، فتح الباري شرح صحيح بخاري ، (دار المعرفه ، بيروت ، 1379هـ) ، ج: 2 ، ص: 443

Al‘asqalānī, Aḥmad bin ‘alī bin Ḥadjar, *Fataḥ-ul-bārī sharah Ṣaḥīḥ albuḥḥārī*, (dār-ul-m‘arafah, berūt, 1379ad), vol:2, p:443

20 صحیح مسلم ، الرقم: 2448

Ṣaḥīḥ Muslim, No:2448

21 صحیح مسلم ، الرقم: 2256

Ṣaḥīḥ Muslim, No:2256

22 سنن ابن ماجه ، الرقم: 2811

Sunan ibn e Mādjah, No:2811

23 سنن ابی داؤد ، الرقم: 2578

Sunan abī Dāūd, No:2578

24 احمد بن محمد بن حنبل ، مسند الامام احمد بن حنبل ، (مؤسسة الرسالة ، م ن ، 1421هـ) ، ج: 43 ، ص: 313 ، الرقم: 26277

Aḥmad bin Muḥammad bin Ḥambal, *Musnad alimām Aḥmad bin Ḥambal*, (muassisat-ur-risālah, NP, 1421ad), vol:43, p:313, No:26277

25 صحیح البخاری ، الرقم: 5199

Ṣaḥīḥ albuḥḥārī, No:5199

²⁶ صحيح البخارى، الرقم:6412

Ṣaḥīḥ albuḥḥārī, No:6412

²⁷ Retrieved from: <https://womenssportsfoundation.org>.,Dated july28,2021.at05:45PM

²⁸ Discrimination against women and girls in sport, Retrieved from: <https://pace.coent>, Dated july29,2021.,at2:15PM

²⁹ ابن عابدين، محمد امين بن عمر، رد المحتار على الدر المختار، (دار الفكر - بيروت، 1412هـ)، ج:6، ص:404

Ibn e ‘ābidīn, Muḥammad Amīn bin Umar, *radd-ul-muḥṭār alā-ad-durrulmukhtār*, (dār ul-fikar, berūt, 1412ad), vol:6, p:404

³⁰ سنن ابن ماجه، الرقم:2811

Sunan ibn e Mādjah, No:2811

³¹ مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، ج:6، ص:2503

Mirqāt-ul-mafātīḥ sharaḥ Mishkāt-ul-maṣābīḥ, vol:6, p:2503

³² مودودي، ابو الاعلیٰ، سيد، اسلامي تهذيب اور اس کے اصول و مبادی، (اسلامک پبلیکیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ، لاہور، سن)، ص:99، 100

Mawdūdī, abu-ul- ‘alā, sayyad, *Islāmī Tahdhīb awr us kay Uṣūl o Mubādī*, (Islamic publications(private) limited, Lahore, ND), p:99, 100

³³ فتح الباری شرح صحيح البخارى، ج:11، ص:91

Fataḥ-ul-bārī sharaḥ Ṣaḥīḥ albuḥḥārī, vol:11, p:91

³⁴ مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، (ادارۃ المعارف کراچی 14، مارچ 2001ء)، ج:7، ص:23

Muftī Muḥammad Shafī ‘, *M‘ārif-ul-Qurān*, (idāra-tul-m‘ārif karachi 14, march 2001), vol:7, p:23